اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ
۳۰ رجب ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

جلد ۴۰/۶ | ۲۶ شہادت ۱۳۳۱ ہش | ۲۶ اپریل ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۰۱

حکومت کپاس کی خرید شروع کردیگی

کراچی ۲۵ اپریل:- پاکستان میں کپاس کی قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے جلد ہی کپاس کی خرید شروع ہونے والی ہے۔ اس کام کے لئے ۱۹ ایجنٹ مقرر کئے جا چکے ہیں۔ جو حکومت کی طرف سے سوائے ۴ الف۔ آر۔ پی کے تمام اقسام کی کپاس خریدینگے اس سلسلے میں معیاری صندوق تیار کئے جا چکے ہیں ۴۔ الف۔ آر۔ پی کے مطابق بکس تیار ہونے پر اس کی خرید بھی شروع کر دی جائیگی

—— کراچی ۲۵ اپریل: سجاد چشتم کی وفات پر پاکستان پارلیمنٹ نے جو قرارداد تعزیت منظور کی تھی اس پر ملکہ الزبتھ نے شکریہ کا ایک پیغام بھیجا ہے۔ جو آج پارلیمنٹ میں پڑھ کر سنایا گیا۔

کشمیر میں فوجوں کی تعداد پندرہ جولائی تک کم کردی جائے

اقوام متحدہ کے نمائندے ڈاکٹر گراہم کی تیسری رپورٹ!

نیویارک ۲۵ اپریل:- آل انڈیا ریڈیو نے اپنے نامہ نگار مقیم نیویارک کی وساطت سے خبر دی ہے کہ اقوام متحدہ کے نمائندے ڈاکٹر گراہم نے مسئلہ کشمیر کے متعلق اپنی تیسری رپورٹ سلامتی کونسل میں پیش کر دی ہے۔ ڈاکٹر گراہم کشمیر سے فوجوں کے انخلاء کے سلسلے میں تیسری بار پاک و ہند کے وزراء اعظم سے گفت و شنید کرنے کے بعد اپنی رپورٹ مرتب کرنے کے لئے جنیوا روانہ ہو گئے تھے۔ حالیہ رپورٹ میں ڈاکٹر گراہم نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت ۱۵ جولائی تک کشمیر میں اپنی فوجوں کی تعداد حزید کم کر دیں۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں خیال ظاہر کیا ہے کہ قبل ازیں کشمیر سے فوجوں کے انخلاء کے سلسلے میں کافی کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر گراہم نے ۱۵ جولائی تک متعلقہ حکومتوں سے مزید بات چیت کرنے کی مہلت بھی طلب کی ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کی خبر کے مطابق گو ڈاکٹر گراہم نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن پھر بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ انخلاء افواج کے آخری مراحل میں ناظم استصواب برائے کشمیر ایڈمرل نمٹز کی مدد بھی ضرور حاصل کریں گے۔ کراچی کے سرکاری حلقے ابھی تک اس خبر کے متعلق خاموش ہیں۔

پارلیمنٹ نے سلامتی بل منظور کر لیا

کراچی ۲۵ اپریل:- پارلیمنٹ نے آج سیفٹی آرڈیننس کی جگہ لینے والے سلامتی بل کو منظور کر لیا ہے۔ بل کے منظور ہو جانے کے بعد پارلیمنٹ کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ بل میں غیاث الدین پٹھان کی طرف سے پیش کردہ دو ترمیمات بھی شامل کر دی گئیں۔ اول یہ کہ گرفتاری کے ایک ماہ بعد ملزم کو اس کی گرفتاری کی وجہ ضرور بتا دی جائے۔ دوسرے یہ کہ تاریخ گرفتاری سے تین ماہ کے اندر اندر احکامات متعلقہ ایک مشاورتی بورڈ کے سامنے رکھ دیئے جائیں۔

بل پر بحث کے دوران میں مخالف پارٹی کی طرف سے دو دفعہ رائے شماری کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن ہر بار وہ ناکام رہے —— وزیر داخلہ مشتاق احمد گورمانی نے جارحانہ سے متعلق بل کی دفعات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس دفعہ کی رو سے اُن خبروں کو بل الحرام ٹھہرا دیا جائے گا۔ جن سے ملک کے خارجی تعلقات۔ سلامتی اور امن عامہ کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

—— کراچی ۲۵ اپریل: کراچی میں مرغیوں کی سالانہ نمائش کے اختتام پر انعامات تقسیم کرنے کے بعد پیرزادہ عبدالستار نے انکشاف کیا۔ کہ پاکستان میں سالانہ ۱۰ کروڑ کی مالیت کے انڈے اور مرغیاں پیدا ہوتی ہیں۔

—— کراچی ۲۵ اپریل:- آج بعد نماز جمعہ مرکزی جمعیت العلماء نے یوم کشمیر منایا۔ جس میں مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں حکومت پاکستان کو دوبیے کی پرزور حمایت کی گئی۔ نیز حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ جلد از جلد مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی کوشش کرے۔ تقسیم کشمیر کی قطعی مخالفت کی گئی۔

بہاولپور مسلم لیگ کے تبیس ۳۲ نمائندے بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

بہاولپور ۲۵ اپریل:- ریاست بہاولپور کے موجودہ الیکشن میں مسلم لیگ کے ۳۲ نمائندے بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ اسمبلی کی کل نشستوں کی تعداد ۴۹ ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق بلا مقابلہ کامیابیوں کی وجہ یہ ہے۔ کہ مخالف پارٹیوں نے انتخابات کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ انجمن علماء بہاولپور نے بھی موجودہ انتخابات کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔

شاہ مصر کو شاہ سوڈان تسلیم کر لیا جائے گا

بشرطیکہ سوڈان کو اپنے مستقبل کی تشکیل میں مکمل آزادی دی جائے

(رسٹر ایڈن)

لنڈن ۲۵ اپریل:- معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ شاہ مصر کو شاہ سوڈان تسلیم کرے گا۔ بشرطیکہ مصر بھی اس اصول کو تسلیم کرے۔ کہ سوڈان کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے مکمل آزادی دی جائے۔ اخبار الاہرام کی ایک خبر کے مطابق برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے اپنی تجاویز مصر کے خاص سفیر عمرو پاشا کے حوالے کر دی ہیں۔ نیز خیال ہے۔ کہ اگر متذکرہ بات چیت کامیاب ہو گئی۔ تو مسٹر ایڈن بذات خود دیگر حالات کے تصفیے کے سلسلے میں مصر جائیں گے۔

شہری دفاع کی اہمیت

گوجرانوالہ ۲۵ اپریل:- پنجاب کے گورنر اسماعیل چندریگر کل گوجرانوالہ کے ایک روزہ دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ وہاں آپ نے سول ڈیفنس کی تیاریوں کا معائنہ کیا۔ اپنی تقریر میں شہری دفاع کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے آپ نے قائد اعظم کا وہ قول یاد دلایا کہ اگر ملک کا مناسب دفاع کر لیا جائے۔ تو پھر بیرونی حملہ کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔ آپ نے گوجرانوالہ کی شہری دفاع کی تنظیم کی بے حد سراہا۔ اور نوجوانوں کو اپنی مساعی جاری رکھنے کی تلقین کی۔

مکرم محمد اسحٰق صاحب ساقی ٹرینیڈاڈ روانہ ہو گئے

لندن ۲۵ اپریل:- مکرم ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم محمد اسحٰق صاحب ساقی معہ اہل و عیال "SS Deg Asse" نامی جہاز کے ذریعہ ٹرینیڈاڈ روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب بخیر و عافیت پہنچنے کیلئے دعا فرمائیں۔

ایران سے سرحد روس تک ریلوے لائنیں

طہران ۲۵ اپریل:- معلوم ہوا ہے کہ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق روس کی طرف سے ارسال کردہ ایک تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ جس میں ایران سے سرحد روس تک ریلوے لائن تعمیر کرنے کے لئے حکومت ایران سے درخواست کی گئی ہے۔ روس کی طرف سے اس سلسلے میں مناسب امداد کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ نیز ایک معاہدے کی وجہ سے ایران بغیر کسی ذمہ داری کو قبول کئے امریکہ سے فوجی امداد حاصل کرتا رہے گا۔

خیراتی ادارے انکم ٹیکس سے مستثنٰی ہوں گے

کراچی ۲۵ اپریل:- ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آئندہ صرف ان خیراتی اداروں اور فنڈوں کو انکم ٹیکس سے مستثنٰی کیا جائے گا۔ جنہیں حکومت منظور کر چکی ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں تمام خیراتی اداروں اور فنڈوں کو باقاعدہ حکومت کی منظوری حاصل کر لینی چاہیے۔ درخواستیں کراچی کے محکمہ مال کے مرکزی بورڈ کو روانہ کرنی چاہئیں۔

کراچی ۲۵ اپریل:- ایران کی فٹ بال ٹیم پاکستان میں ۲۴ روزہ قیام کے بعد آج پاکستانی ہوائیہ کے ایک خاص طیارے کے ذریعہ واپس ایران روانہ ہو گئی۔ ہوائی اڈے پر مجلس استقبالیہ کے ناظم الامور اور ایرانی سفارتخانے کے افسروں نے ٹیم کو الوداع کیا۔ لاہور۔ بہاولپور۔ کوئٹہ اور پشاور میں کھیلے جانے والے میچ ایرانی ٹیم نے جیتے۔ کراچی میں پاکستان کی ٹیم اور سندھ کراچی ٹیم کے ساتھ ایرانی ٹیم برابر رہی۔

احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۲۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام

حضرت اُم المومنین نور اللہ مرقدھا کی وفات پر ہمدردی کے پیغامات

حضرت اُم المومنین نور اللہ مرقدھا کی وفات پر کثرت سے اظہار افسوس و ہمدردی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

—— لاہور ۲۲ اپریل۔ حضرت اماں جان (زوجہ محترمہ حضرت مسیح موعودؑ) کی وفات کی خبر جس وقت پہنچی تو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی جنرل کونسل کا اجلاس منعقد ہو رہا تھا۔ اسی وقت ذیل کا ریزولیوشن پیش ہو کر باتفاق رائے منظور کیا گیا۔

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا یہ جلسہ حضرت اماں جان (اہلیہ حضرت مسیح موعودؑ) کی وفات پر دلی رنج و اندوہ کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ یہ جلسہ جناب میاں محمود احمد صاحب اور دیگر فرزندان و اقارب حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کے لئے اور تمام پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ اور تمام احمدی جماعت سے درخواست کرتا ہے کہ حضرت مرحومہ کے لئے جنازہ غائبانہ پڑھا جائے نیز قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقول اخبار الفضل اور فرزندان حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجی جائیں۔

خاکسار احمد یار جنرل سیکرٹری

—— لاھور ۲۲ اپریل۔ آپ کی والدہ محترمہ کی وفات کی خبر سنکر بہت صدمہ ہوا۔ اس سانحہ پر میں آپ کے خاندان اور جماعت سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ محمد عبداللہ ڈپٹی ڈائرکٹر انڈسٹریز

—— کوئٹہ ۲۲ اپریل۔ حضرت اماں جان کی وفات کی خبر سے تمام مستورات کو سخت صدمہ ہوا ہے۔ عارفہ صدر لجنہ کوئٹہ

—— گوجرانوالہ ۲۲ اپریل۔ حضرت اماں جان کی وفات حسرت آیات سے سخت افسوس ہوا۔ لجنہ گوجرانوالہ

—— بمبئی ۲۲ اپریل۔ حضرت اماں جان کی وفات سے سخت افسوس ہوا۔ مہربانی فرما کر ہماری ہمدردی قبول فرمائیے۔ چوہدری بشیر احمد حصاری

—— ہیمبرگ ۲۳ اپریل حضرت اماں جان کی وفات کے ناقابل تلافی نقصان سے ہم احمدیوں کو سخت رنج ہوا۔ خدا تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ عبد اللطیف

—— جلیسوری ۲۲ اپریل۔ اس نقصان عظیم پر میں اظہار رنج کرتی ہوں۔ سعید بشریٰ

—— قادیان ۲۲ اپریل۔ حضرت اماں جان کی وفات سے سخت رنج اور انتہائی صدمہ ہوا۔ میری طرف سے دلی ہمدردی قبول فرمائیں۔ مظفر الدین رشیدہ بیگم

—— قادیان ۲۲ اپریل۔ تمام لجنہ ہائے ہند حضرت اماں جان کی افسوسناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون صدر لجنہ

—— نوشہرہ ۲۲ اپریل۔ حضرت ام المومنین کی وفات کی افسوسناک خبر سے سخت صدمہ ہوا۔ ہماری طرف سے دلی ہمدردی قبول فرمائیں خدا تعالیٰ آپ کو اپنے نعما و افضال سے سرفراز فرمائے۔ امیر جماعت

—— کنری ۲۲ اپریل۔ جماعت کنری کو حضرت اماں جان کی وفات سے سخت صدمہ ہوا۔ نو بجے نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جماعت اس صدمہ میں حضور سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور درخواست کرتا ہے کہ وہ حضرت اماں جان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ عبد الباقی

—— قادیان ۲۲ اپریل۔ صدر انجمن احمدیہ کے ممبران اور تمام درویش حضرت اماں جان کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ امیر جماعت

—— قادیان ۲۲ اپریل۔ ہمیں حضرت اماں جان کی وفات سے سخت رنج ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ عبد الرحمن

—— قادیان ۲۲ اپریل۔ خدا تعالیٰ حضرت اماں جان پر اپنی برکات نازل فرمائے۔ اور ہمیں اس ناقابل تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی طاقت بخشے۔ ملک صلاح الدین۔ عبداللہ خان

—— گجرات ۲۲ اپریل۔ میں معہ جماعت احمدیہ گجرات حضرت اماں جان کی وفات کے ناقابل تلافی نقصان پر ماتم کناں ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرمائے۔ خادم

—— ملتان ۲۲ اپریل۔ ممبرات لجنہ حضرت اماں جان کی وفات کے ناقابل تلافی نقصان پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

اصغری پریذیڈنٹ لجنہ

—— نرائن گنج ۲۲ اپریل۔ حضرت اماں جان کی وفات کے ناقابل تلافی نقصان پر سخت افسوس ہوا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس صدمہ عظیمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ظفر ناصر

—— جکارتا ۲۲ اپریل۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا حضرت ام المومنین کی وفات پر انتہائی رنج و غم اور خاندان حضرت مصلح موعود اور مرکز سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔ خدا تعالیٰ اس نقصان عظیم پر جماعت کی مدد فرمائے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ سید شاہ محمد

—— لندن ۲۲ اپریل۔ حضرت اُم المومنین کی وفات سے سخت صدمہ ہوا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ حضرت اماں جان پر اپنے افضال و برکات کی بارش فرمائے۔

عبد العزیز

(باقی)

۲ مئی ——— بروز جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بروز جمعہ مورخہ ۲ مئی ۱۹۵۲ء تمام جماعتوں میں خطیب صاحبان چندہ مسجد تحریک کی نئی سکیم کے متعلق خطبہ جمعہ میں تحریک فرمائیں نئی سکیم کی تفاصیل الگ اعلان کی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

وکیل المال ربوہ

تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ چاہ احمدیاں والا ضلع ملتان کا سالانہ تبلیغی جلسہ مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ مئی ۵۲ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود بھی شامل ہوں۔ اور غیر احمدی احباب کو بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں۔

نوٹ۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت کے ذمہ ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

احمدی احباب اور خواتین کے لئے ضروری اعلان

جملہ احمدی احباب اور خواتین سے درخواست کی جاتی ہے کہ اگر ذاتی طور پر انہیں کسی ایسے واقعہ کا علم ہو جو سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی سیرۃ طیبہ پر روشنی ڈال سکے۔ تو وہ فوراً مختصر طور پر سلیس زبان میں لکھ کر ایڈیٹر الفضل لاہور کے نام ارسال فرمائیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء (ادارہ)

آڈیٹران کی ضرورت

نظارت بیت المال کو ایسے احباب کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جو مقامی جماعتوں کے حسابات آمد و خرچ کو آڈٹ کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ اس قسم کے کام کا تجربہ بھی رکھتے ہوں۔ اور اگر یہ کام ان کو سپرد کیا جائے۔ تو اسے تندہی اور مستعدی کے ساتھ سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنے نام ناظر بیت المال ربوہ کو پیش کریں جن احباب کو آڈیٹروں کا کام سپرد کیا جائے گا۔ وہ براہ راست مرکز کے ماتحت ہوں گے۔ اور انکو ہر ماہ کی ۲۵ تاریخ تک باقاعدہ رپورٹ نظارت بیت المال کو بھیجنی ہوا کرے گی۔

پس جو احباب اس خدمت کو اپنے ذمہ لینے کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنی خدمات جلد تر ناظر بیت المال ربوہ کے نام پیش کریں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

اعلان

سندھ ویجی ٹیبل آئلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ ربوہ کا ایک غیر معمولی جنرل اجلاس مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۲ء بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح کمپنی کے دفتر میں ہو رہا ہے۔ لہذا جملہ حصہ داران کمپنی سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس اجلاس میں ضرور شرکت فرما کر اپنے اپنے مشورہ سے مستفیض فرمائیں۔ باوجود اس بات کے جانتے ہوئے کہ اس کمپنی میں آپ کا ہی روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ آپ اس کے کاروبار میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار یہ اعلان کرایا جا رہا ہے۔ رجسٹرڈ نوٹس بھی بذریعہ ڈاک ہر ایک حصہ دار کے نام علیحدہ علیحدہ بھجوایا جا رہا ہے۔ والسلام

چیئرمین سندھ ویجی ٹیبل آئلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۵۲ء

محبّت کا تقاضا

جب صلح حدیبیہ میں معاہدہ تحریر ہو رہا تھا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب حضرت علی کرم اللہ وجہ نے آنحضرتؐ کے نام کے ساتھ "رسول اللہ" کے الفاظ بھی لکھے تو سہیل نمائندہ قریش مکہ نے اعتراض کیا کہ اگر ہم آپ کو رسول اللہ مان لیں۔ تو جھگڑا ہی پھر کاہے کا ہے۔ ہم یہ الفاظ نہیں لکھنے دیں گے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا کہ "رسول اللہ" کے الفاظ کاٹ دو حضرت علی رضؓ نے جواب دیا کہ مجھ سے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ الفاظ اپنے ہاتھ سے کاٹ دوں۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود قلم لیا اور وہ الفاظ کاٹ دیئے۔

سوال یہ ہے کہ کیا حضرت علی رضؓ نے انکار کرنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی یا یہ محبت کا تقاضا تھا؟

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو معاہدہ حدیبیہ کی شرائط کا علم ہوا تو آپ غصہ سے کانپ اٹھے۔ اور خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس جاکر فرمانے لگے۔ کہ کیا آپ خداتعالےٰ کے سچے رسول نہیں؟ کیا ہم حق پر نہیں؟ پھر اس قدر دب کر معاہدہ کیوں کیا گیا ہے؟ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم حق پر ہیں۔ اور میں واقعی اللہ تعالےٰ کا سچا رسول ہوں مگر یہ معاہدہ بھی اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق کیا گیا ہے۔ یہاں سوال صرف یہ ہے کہ کیا حضرت عمر رضؓ کی یہ گستاخی تھی۔؟ یا یہ محبت کا کرشمہ تھا۔؟

پھر ان پندرہ سو صحابہؓ کا حق سے جن کی مضطرب تلواریں صلح حدیبیہ کی وجہ سے میانوں میں ہی منجمد ہوکر رہ گئی تھیں جب مسنون قربانی ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ تو کیا یہ امر ان کی نافرمانی میں شمار ہوگا؟ پھر جب قریش مکہ کا نمائندہ عربوں کی عادت کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتے وقت بار بار آپ کی ریش مقدس کو ہاتھ سے چھوتا تھا۔ تو اس وقت فدایان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ قریش سے یہ کہنا کہ اگر پھر ہاتھ لگایا تو تیرا سر بھٹہ کی طرح گردن سے اڑا دیا جائے گا۔ تو کیا یہ آداب مجلس کے خلاف تھا؟

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حرم محترم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اپنے باپ ابوسفیان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر پر نہ بیٹھنے دینا کیا والدین کے حقوق کی خلاف ورزی تھی نہیں۔ کیا یہ شرک تھا؟ آخر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی تو ایک بشر ہی تھے۔ مگر محبت کا قانون اور ہے۔

سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین سید ولد آدم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بستر مرض پر تھے۔ تو آپؐ نے حاضرین کے سامنے اعلان کیا۔ کہ اگر کسی دوست کو میں نے کبھی ضرر پہونچایا ہو یا ایذا دی ہو۔ تو وہ آج مجھ سے بدلہ لے سکتا ہے۔ تاکہ میں اپنے رفیق اعلےٰ کے روبرو پاک دل و سرخرو ہوکر حاضر ہوں یہ اعلان سنکر حاضرین پر خاموشی کا عالم چھا گیا۔ بھلا ایسا رحیم و کریم انسان جو اپنے دشمنوں سے بھی سوائے احسان کے کچھ نہیں کرتا کسطرح خیال ہوسکتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے کسی کو ضرر پہونچا ہوگا۔ کچھ دیر کے بعد اس عالم خاموشی میں ایک آواز کانوں میں آئی۔ کہ

حضور کی کمان ایک بار میری پیٹھ پر لگی

تھی میں اس کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔

سب حاضرین اس گستاخی پر حیرت زدہ تھے۔ ابھی کسی کے منہ سے کوئی لفظ نہیں نکلا تھا۔ کہ اس منبع جود و کرم اس مجسمہ رحم و تلطف نے اپنی پشت مبارک کو عریاں کر دیا۔ اور مدعی سے کہا آؤ میں حاضر ہوں خوشی سے بدلہ لے لو۔ مدعی حاضرین کی غضبناک نگاہوں کے تیروں کی بوچھاڑ میں آگے بڑھا۔ بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر جھکا۔ جھک کر نہایت محبت و پیار کے ساتھ اپنے گرم گرم ہونٹوں سے جن میں اس کی تمام روح امڈ آئی معلوم ہوتی تھی۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر بوسۂ عقیدت ثبت کر دیا ؎

عزم دیدار تو دارد جان بر لب آمدہ

باز گردد یا برآید چیست فرمان شما؟

یہ دلآویز نظارہ دیکھ کر حاضرین کا غصہ رشک کے جذبات میں تحلیل ہوگیا ع

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

کیا یہ شرک ہے؟

جب دردمندوں کا والی غریبوں کا ملجا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق اعلےٰ سے جا ملا۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ مسجد نبوی میں ننگی تلوار لے کر کھڑے ہوگئے۔ اور اعلان کیا کہ جس شخص نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں۔ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اب بھلا کس کی مجال تھی۔ کہ اس وقت آپ کے روبرو آتا۔ بے شک خبر ہونے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ نے آکر آپ کو نہایت مستحسن طریق سے سمجھایا اور اس امر سے روکا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہمارے دلوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس اقدام سے حضرت عمر رضؓ کی قدر کم ہوجاتی ہے یا بڑھ جاتی ہے؟ کیا آج بھی کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت عمر رضؓ شرک کے مرتکب ہوئے تھے؟ کیا اس واقعہ سے یہ نہیں کھل جاتا کہ حضرت عمر رضؓ کے دل کی گہرائیوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کتنی سموئی ہوئی تھی۔ ہم اس تند و تیز شراب محبت کے کم کیف کو دیکھتے ہیں۔ خشک ملّا جو چاہے فتوےٰ دے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت حسان بن ثابت رضؓ کے یہ اشعار پڑھ کر کون ہے جس کی آنکھیں نمناک نہیں ہو جاتیں

كنتَ السوادَ لناظري

فعمي عليك الناظرُ

من شاء بعدك فليمت

فعليك كنتُ احاذرُ

یعنی تو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ میں تو تیری موت سے اندھا ہوگیا۔ اب بعد اس کے جو چاہے مرے مجھے تو تیرے ہی مرنے کا خوف تھا

(۲)

کسی کا ننھا سا بچہ مر جاتا ہے۔ تو ماں باپ بہن بھائی رو رو کر آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ ایسے ایسے دردناک بین کرتے ہیں کہ انسان کا کلیجہ پھٹ جاتا ہے۔ کون ہے جو حالیؔ کا وہ باب جس میں مرثیے ہیں بغیر آنکھیں نم کئے پڑھ جائے حالانکہ جن لوگوں کے مرثیے اس میں درج ہیں ان کا ہمارے ساتھ کچھ بھی تعلق واسطہ نہیں۔ ہم صرف اتنا ہی جانتے ہیں۔ کہ ایک بہن نے اپنے بھائی کا مرثیہ لکھا ہے۔ یا ایک ماں نے اپنے بیٹے کا یا ایک بھائی نے بھائی کا۔ یا ایک بیٹے نے باپ کا یا ایک دوست نے دوست کا۔ مگر کلام میں کچھ ایسی تاثیر ہوتی ہے۔ اور اس انداز سے نوحہ کیا گیا ہوتا ہے۔ کہ ہم آنکھوں سے اشک نہیں روک سکتے۔

کون ہے جو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا وہ مرثیہ جو آپ نے خاندان عباسیہ کے زوال پر لکھا ہے۔ اور جس کا پہلا شعر ہے۔ ؎

آسمان را حق بود گر خون ببارد بر زمین

بر زوال ملک مستعصم امیر المومنین

آسمان کو حق ہے کہ وہ زمین پر لہو کی بارش کرے امیر المومنین مستعصم باللہ کا ملک تباہ ہوگیا ہے پڑھ کر پھر داغ دہلوی کا مرثیہ دہلی کتنا دردناک ہے اسی طرح اقبال کا مرثیہ سسلی اور پھر میر انیس اور میر دبیر کے مرثیے تو قیامت برپا کر دیتے ہیں۔

(۳)

ہم نہیں کہتے کہ یہ سب کچھ جائز ہے۔ اور شریعت اسلامیہ کے مطابق ہے۔ بے شک بعض مراثی میں بہت حد تک مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے۔ اور انسان بعض دفعہ حدود اللہ سے بھی باہر نکل جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود آخر ایک خشک اور بے حس ملّا کے سوا اور کون ہوسکتا ہے۔ جو اس بشری تقاضا کے طوفان کو دل ہی میں محبوس رکھنے پر مصر ہوگا۔ اور ایک نالہ کی صورت اختیار کرنے کی اجازت نہیں دے گا؟ ان مبالغہ آمیز مراثی سے کم سے کم اتنا تو ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ فطری تقاضا ہے۔ اگرچہ انسان اپنی بے لگامی سے کبھی اس جذبہ کو حد سے بڑھ جانے کی اجازت دے دیتا ہے۔

جذبۂ محبت ایک فطری جذبہ ہے۔ اور اپنے حبیب کے بچھڑ جانے پر لب پر نالوں کا رواں ہو جانا ایک فطری بات ہے۔ اسلام فطری جذبہ کو مارنے کی ہرگز تلقین نہیں کرتا۔ البتہ وہ چاہتا ہے کہ ہم ان جذبات کی رو میں بہ کر دوسرے فطری تقاضوں کی موت کا باعث نہ بن جائیں وہ انسانی فطرت کے سینکڑوں تقاضوں کو ایک توازن میں رکھنا چاہتا ہے۔ وہ ان موتیوں کو ایک سلک میں منظم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اقبال کے اس شعر میں ایک بڑی حقیقت ہے ؎

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل

لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

پھر اسے فقیہہ زماں۔ اے مولانا اگر اپنی پیاری اور عزیز از ہمہ اماں جان نور اللہ مرقدھا کے غم میں محبت کی وجہ سے کسی کی آنکھ سے چند آنسو بہہ نکلیں یا لبوں سے بے اختیار ایک نالہ ہی بلند ہو جائے۔ تو تو اسے کیوں غبار آلود نگاہوں سے دیکھتا ہے؟

قائدین و زعمائے کرام

"خدام الاحمدیہ کو تعلیم کے عام کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں آپ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس سے مرکز کو ضرور مطلع رکھیں۔

قائمقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کا جود و کرم

از سیرۃ حضرت ام المومنین مصنفہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم رض

حضرت ام المومنین کے جود و کرم کی اتنی روایات موجود ہیں کہ ان کو جمع کرنے سے بذات خود ایک کتاب بن جاتی ہے۔ مگر میں حضرت ام المومنین کے جود و کرم کی یہاں چند روایات بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔

عزیزم مکرم ملک مبارک احمد صاحب امین آبادی نے وعدہ ایتیں حضرت ام المومنین کے جود و کرم کے متعلق لکھی ہیں۔ پہلی روایت انہوں نے جناب مولوی محمد الدین صاحب سابق مبلغ امریکہ کی زبانی لکھی ہے جو انہوں نے کسی گفتگو کے دوران میں بیان کی کہ۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت ام المومنین موسم سرما شروع ہوتے ہی اپنے خرچ سے بہت سی نئی رضائیاں تیار کروا کر غرباء میں تقسیم فرمایا کرتی تھیں۔

(۲) دوسرا واقعہ انہوں نے اپنی ہمشیرہ کے متعلق لکھا ہے جو حضرت اماں جان کے ہاں رہا کرتی تھیں۔ ۱۹۲۶ء میں جب ان کی شادی ہوئی تو حضرت ام المومنین علیہا السلام نے مبلغ ساٹھ روپے کا طلائی گلو بند جو غالباً تین تولے خالص سونے کا تھا اسے "تحفۃً" عطا فرمایا۔ ۔ ۔

مولوی سید عبد الحلیم صاحب کٹکی کی بیوی محترمہ مسرت النساء عرف دو منی بی بی نے سونگڑا (اڑیسہ) سے حضرت ام المومنین کی ایسی ہی عطا کا ذکر کیا۔ وہ لکھتی ہیں کہ:

۱۹۳۸ء میں میں پہلی بار قادیان گئی۔ اڑیسہ میں چونکہ برقعے کا رواج نہیں اس لئے میں سونگھڑ کی ایک بہن سے ایک برقعہ مستعار لے کر آئی جو غلاف کی طرح کا تھا اور دامن کی طرف سے اوڑھا جاتا تھا اور اسی طرف سے نکالا جاتا تھا۔ مجھے اول تو برقعے کی عادت نہ تھی اور کچھ برقعہ غلاف کی طرح تھا اسے پہن کر میں راستہ میں چل نہ سکتی تھی۔ مائی کاکو صاحبہ مجھے مہمانخانہ سے اس طرح لے گئیں۔ جیسے کوئی اندھے کو لے کر جاتا ہے اور اسی طرح لے جا کر مجھے اماں جان کے دربار میں کھڑا کر دیا۔ حاضرات مجلس نے قہقہہ مارا۔ برقعہ اتارا تو میری ساڑھی کا پلو اور بال سب الٹ گئے اور الجھ گئے۔ اماں جان نے بعد جواب سلام و پرسش احوال پہلا سوال برقعے کا کیا۔ میں نے حال سنایا۔ تو آپ نے حکم دیا۔ ہمارا وہ برقعہ لاؤ۔ برقعہ ہلکے زرد رنگ کا تھا اور مصری طرز کا جس کے دو حصے تھے ایک کوٹ کی طرح اور ایک سر پر چادر کی طرح۔ فرمایا اسے پہن کر دیکھو۔ میں کھڑی ہو گئی اور پہن کر بے ساختہ میرے منہ سے نکلا۔ اماں جان اب تو چودہ طبق روشن ہو گئے۔ آپ ہنس پڑیں اور فرمایا۔ اس کو پہن کر قادیان میں آنا جانا کیا کرو۔

واپسی پر جب میں حاضر ہوئی تو برقعہ واپس دینے کو میں نے پوچھا تو فرمایا تمہاری طرف تو استعمال نہیں ہوتا تم لے کر کیا کرو گی۔ میں نے عرض کیا اب جبکہ آپ نے عنایت کیا ہے تو ضرور استعمال کروں گی اور اس عطاء کے بعد میں اسے کیسے چھوڑ سکتی ہوں مسکرا کر فرمایا۔ اچھا لے جاؤ۔ غالباً یہ پہلا ہی برقعہ ہے جو صرف اور صرف مجھے حاصل ہوا۔

مکان کے لئے زمین

(۱) محترمہ استانی سکینۃ النساء بیگم لکھتی ہیں کہ:۔

"جب عزیزہ محترمہ صاحبزادی امۃ الحفیظ صاحبہ پانچ چھ سال کی ہوئیں تو اماں جان نے فرمایا کہ امۃ الحفیظ کو پڑھاؤ۔ سو اس عاجزہ نے صاحبزادی صاحبہ کو اردو لکھنا پڑھنا سکھانا شروع کیا۔

اس اثناء میں اماں جان نے ایسی ایسی مرحمتیں عطا فرمائیں کہ مجھے کسی قسم کا فکر و اندیشہ اپنی ضروریات زندگی کا نہ تھا۔ اور جب محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی شادی ہوئی۔ تو اپنی شفقتِ خاص سے اپنے قدموں میں زمین عطاء کی کہ اس پر مکان بنا لو۔

جہاں یہ واقعہ ایک طرف علمی قدردانی کا ایک ثبوت پیش کرتا ہے وہاں آپ کی فیاضی طبع کا بھی۔

(۲) ایک دفعہ ایک ملتان کی فقیرنی کمبل اوڑھے گلے میں لمبی تسبیح ڈالے گھر میں آ گئی اور لگی اپنی غیر معمولی کرامات کی بڑیں مارنے۔ ہم سب عورتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر بیٹھی تھیں کہ وہ باہر شہ نشین پر بیٹھ گئی۔ عورتیں اس کو حیرت تعجب اور تماشے کے طور پر دیکھ رہی تھیں اور وہ منتظر تھی کہ میں ابھی ایک دو عورتوں کا ہاتھ دیکھ کر قسمت کا حال بتاؤں گی۔ اتنے میں اماں جان نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے اور اس کی مٹھی میں ایک روپیہ دے دیا۔ اماں جان تو اندر جا کر قرآن کریم پڑھنے بیٹھ گئیں۔ اور وہ روپیہ لے کر یوں بھاگی کہ مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

(۳) آپ نے کئی یتیم لڑکیوں کو پرورش کیا۔ ان کی عمدہ اور بہترین تربیت کر کے پھر اپنی عنایت و مہربانی سے اچھے اچھے رشتے تلاش کر کے ان کو گھر والیاں بنا دیا۔ کئی یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کو ضروری امداد بہم پہنچائی۔ ان کا کھانا پہننا اور ہر طرح کا سامان ضروریات زندگی اور عطا فرمایا۔ کئی غریب عورتوں کو آپ خفیہ خفیہ رقمیں دیتی رہتی تھیں اور یہ بارہا دیکھا گیا ہے۔"

آپ کی فیاضی کی ایک اور مثال

حافظ مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی حضرت ام المومنین کی فیاضی کے متعلق اپنے ذاتی واقعات کو یوں تحریر کرتے ہیں۔

۱۹۱۶ء یا ۱۹۱۷ء میں جب میں مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم شہید مارشیس کے بال بچوں کو لانے کے لئے مارشیس جانیوالا تھا تو میں بغرض حصول پاسپورٹ گورداسپور گیا۔

(۱) "ملک مولا بخش صاحب کلرک آف دی کورٹ حال پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی قادیان وہاں تھے۔ میں جب ان کے مکان پر گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت ام المومنین ایدہا اللہ بھی آپ کے مکان پر ہیں۔ آپ کو جب میرے مارشیس جانے کا علم ہوا تو آپ نے مجھے دس دس روپے کے دو نوٹ مرحمت فرمائے۔ جو آپ کی فیاضی اور دینی امور میں اعانت کا ایک ثبوت تھے۔"

(۲) "میں عرصہ بارہ سال سے ہجرت کر کے قادیان آ گیا ہوں اور تقریباً سات سال سے مرض فالج میں مبتلا ہوں۔ اس لمبے عرصہ میں حضرت ام المومنین ہمیشہ وقتاً فوقتاً مجھے عطیہ جات سے مستفیض فرماتی رہیں۔

ایک دن ایک عورت جو غریبانہ طرز کی تھی میرے پاس آئی اور اس نے کھڑے کھڑے یہ کہہ کر ایک لفافہ مجھے دیا کہ یہ کاغذ ام المومنین نے دیا ہے۔ اس کے بعد جب میں نے اسے کھولا تو اس میں پانچ پانچ روپے کے چار نوٹ تھے"

ایک اور مثال

حکیم محبوب الرحمن صاحب بنارسی کی اہلیہ صاحبہ اپنی ایک روایت میں مجھے لکھتی ہیں:۔

"ایک سال میں اپنا چندہ تحریک جدید ادا نہ کر سکی۔ میرے پاس میرا ایک زیور تھا جو میں نے گروی رکھ کر روپیہ نکلوایا اور تحریک جدید کو بھیج دیا۔ اب مجھے اس زیور کے چھڑانے کی فکر پیدا ہوئی۔ تو میں نے حضرت اماں جان کو لکھا کہ مجھے بیس روپے درکار ہیں مجھے منی آرڈر کر دیں۔ حضرت اماں جان نے بیس روپے مجھے بذریعہ منی آرڈر فوراً بھیج دیئے اور میں نے وہ زیور چھڑا لیا۔"

میں ان واقعات پر بھی کوئی تشریحی یا توضیحی نوٹ نہیں لکھ رہا۔ احباب خود اندازہ لگائیں۔

سلسلہ کیلئے آپکی مالی قربانیاں

حضرت ام المومنین نے سلسلہ کے ہر کام میں بے دریغ روپیہ صرف کیا۔ سلسلہ کیلئے کوئی تحریک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اور پھر آپ کے بعد ایسی نہیں اٹھی جس میں آپ نے مالی قربانی کا حصہ نہ لیا ہو۔ سلسلہ کی مساجد۔ سلسلہ کے تبلیغی مشن لنگر خانہ۔ لجنہ اماء اللہ۔ لنڈن مسجد۔ برلن مسجد لنگر کیلئے دیگوں کی ضرورتوں کا مہیا کرنا۔ اخبار الفضل کے قیام میں حصہ لینا۔ منارۃ المسیح۔ تحریک جدید الغرض سلسلہ کی کوئی تحریک پیدا نہیں ہوئی جس میں حضرت ام المومنین نے نہایت فیاضی اور فراخدلی سے حصہ نہ لیا ہو۔

آپ کی جانوروں پر شفقت

خانصاحب حکیم عبد العزیز صاحب مالک طبیہ عجائب گھر نے اپنی روایات میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے وہ لکھتے ہیں:۔

"مجھے بندوق کے شکار کا بہت شوق تھا صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کے ساتھ میں شکار کو نکل جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب ماہ مئی کا مہینہ تھا میں نے صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کو کہا کہ میاں بندوق لاؤ شکار کو چلیں۔ ان دنوں میاں صاحب چھٹی جماعت میں پڑھا کرتے تھے

میاں صاحب شوق سے بندوق لینے چلے گئے اور جلد واپس آ گئے اور کہنے لگے کہ اماں جان بندوق نہیں دیتیں۔ اس پر میں نے خود کہلا بھیجا کہ تھوڑی دیر کے لئے بندوق بھیج دیں۔

فرمایا "آجکل پرندے انڈوں پر ہوتے ہیں۔ میں بھی بچوں والی ہوں۔ میں آجکل بندوق ہرگز نہیں دوں گی۔"

حفاظ جماعت احمدیہ اور جماعتوں کیلئے اعلان

رمضان المبارک میں تقریباً ایک ماہ باقی ہے۔ بعض جماعتوں کی طرف سے حفاظ کیلئے درخواست بھی آ گئی ہے۔ انتظام کی سہولت کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو حافظ صاحبان نظارت ہذا کی معرفت کسی جماعت میں لگنا چاہتے ہیں وہ تحریر فرمائیں اور جو جماعتیں رمضان المبارک میں حافظ منگوانا چاہتی ہیں وہ اپنی جماعتوں کے مشورہ کے بعد لکھیں تاکہ مناسب تجویز کے بعد اعلان کیا جا سکے اور بروقت حفاظ کو جماعتوں میں بھجوایا جا سکے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواست دعا

میری خالہ زاد ہمشیرہ مبارکہ بانو آجکل بہت بیمار ہے۔ احباب کرام اس کی کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد احمد پانی پتی

زکوٰۃ کی رقوم بہت جلد مرکز سلسلہ میں بھجوا دیجئے۔ تاکہ امام وقت ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت اور نگرانی میں مستحق لوگوں میں تقسیم ہو سکیں

ناظر بیت المال ربوہ

حضرت اماں جان نور اللہ مرقدھا

(از مکرم نصیر احمد خاں صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور)

نماز مغرب سے کچھ پہلے ہم ربوہ پہنچے۔ درودیوار پر عجیب قسم کی اداس خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ بے رونق چہرے اور پھٹی پھٹی آنکھیں ہمیں نظر آئیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے در پر پہنچے۔ وہاں بھی اداس خاموشی تھی۔ ملحقہ مسجد میں آئے۔ تو کچھ بے جان سی صورتیں نظر پڑیں۔ جو آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے سرگوشیاں کر رہی تھیں۔ نماز مغرب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت رقت سے پڑھائی۔ رونے سے جذبات غم کو کچھ تسکین ملی۔

صبح کی نماز کے بعد جنازہ اٹھائے جانے کے انتظار میں ڈیوڑھی سے باہر کھڑے رہے۔ جنازہ اٹھا۔ کندھا دینے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ اور نماز جنازہ میں شامل ہونے کی بھی۔ تابوت بھی قبر میں اتار اگیا۔ اس حال میں کہ آنکھیں پرنم تھیں۔ اور دل غم سے بھرے ہوئے۔ آنسوؤں کے بادل منڈلا رہے تھے۔ اور غم کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ کاش کسی کے دل کا غم ایک دردناک نالے کی صورت اختیار کر لیتا۔ اور ہم سب اونچی اونچی پھوٹ پھوٹ کر روتے

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد کی دیوار پر پسر موعود کا نام محمود لکھا ہوا دکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی نام سے ہمارے امام کو پکارتے رہے۔ جبتک کہ آپ اس دار فانی میں رہے۔ آنحضور کے بعد ایک ہی وجود تھا۔ جس کے لب مبارک سے یہ نام سننے میں آتا تھا۔ ہم بھی نام لیتے اور ادب سے القاب بھی ساتھ لگاتے ہیں۔ اور دعائیں بھی لیکن ایسے لاکھ القاب میں بھی وہ لذت اور سرور نہیں۔ جو اس ایک لفظ محمود میں تھا۔ کون ہے۔ جو ہمارے باپ کو اب محمود کہہ کر پکارے گا؟ کوئی نہیں! کوئی نہیں! اب خلیفۃ المسیح کے کان بھی اس گلبانگ محبت سے لذت کش نہ ہو سکیں گے۔

کتنا عظیم الشان اور بابرکت وجود تھا۔ جو موت نے ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا کر دیا۔ اور کتنا بڑا اور وسیع ہے وہ کنبہ جو اس کے غم میں سوگوار ہے۔ کون ہے جس نے اماں جان کے لطف و عنایات سے حصہ نہ پایا ہو۔ ایک دفعہ میری دادی نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ میرا لڑکا عبد المجید اصرار کرتا ہے۔ کہ دعا کے لئے آپ سے عرض کروں سن کر فرمایا۔

"اے عبد المجید اللہ تیرے کام سنوارے"

اور ہم نے دیکھا۔ کہ اپنی غفلت اور کوتاہی سے بہت سے کام بگاڑنے کی کوشش ہم نے کی۔ لیکن اللہ نے خود سب کام سنوارے۔

یہ تو ایک واقعہ ہے۔ جماعت کا کونسا فرد ہے۔ جس کے لئے اماں جان کا وجود سراپا رحمت اور شفقت نہ تھا؟ بیماری کے ایام میں اماں جان کی صحت اور درازی عمر کے لئے جماعت نے بہت دعائیں کیں۔ اور صدقات بھی دیئے لیکن اللہ نے انہیں اس رنگ میں قبول نہ فرمایا۔ اب تو صرف ایک یاد باقی ہے۔ جس سے ہمارے دل روشن ہیں۔

تابوت قبر میں اتارنے کے بعد کچھ دیر انتظار کرنا پڑا۔ کیونکہ قبر تیار کی جانی تھی۔ دھوپ کی تیزی لمحہ بہ لمحہ زیادہ ہو رہی تھی۔ جس کی تاب نہ لا سکنے کی وجہ سے لوگوں کی بے چینی میں اضافہ ہو رہا تھا۔ ساڑھے آٹھ بجے کے قریب دعا سے فارغ ہو کر سب لوگ سائے کی تلاش میں اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ اور پیاری اماں جان کو چٹیل قبرستان میں بڑھتی ہوئی دھوپ میں ہم سب چھوڑ آئے۔ میں نے کچھ فاصلہ سے مڑ کر دیکھا۔ تو سب لوگ جا چکے تھے۔ اور دھوپ کی لہروں میں ایک چھوٹی سی ابھری ہوئی جگہ کے پاس دو تین عورتیں بیٹھی اماں جان کو یاد کر رہی تھیں۔ میں نے سوچا شاید یہ کہہ رہی ہیں۔ کہ اگر شام کے وقت دفن کیا جاتا۔ تو کچھ دیر تک تو اس وجود کو گرمی میں آغوش لحد میں نہ سونا پڑتا۔ جو سالہا سال حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کے گھر کی زینت رہا۔ اور جس کی اطاعت کا جوا مصلح موعود اور تمام جماعت کی گردن میں ہے۔ پھر خیال آیا۔ کہ یہ تو پاگل پن کی بات ہے۔ ام المومنین رض کی روح تو شاداں و فرحاں اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ اور نیکوکاروں کے ساتھ بہشت بریں میں داخل ہو چکی۔ اس سفلی دنیا سے اب اس کا تعلق کیا۔ یہ سوچتے ہی ایک ہوک اٹھی۔ اور ام المومنین رض کی ہمیشہ کی مفارقت کا خیال غالب ہوا۔ میرے دل نے پکارا

"اماں جان ہم آپ کی اولاد ہیں ہمیں بھول نہ جانا۔ ہمارے لئے دعا کرنا۔"

ولادت

خاکسار کو خداوند کریم نے اپنے خاص فضل و کرم سے ۷/۴/۵۲ کو چار لڑکیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ صحابہ کرام و احمدی احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور خادم احمدیت بننے کے لئے نیز بچہ و زچہ کی صحت و عافیت کیلئے دعا فرماویں۔ عطاء الرحمٰن کا ٹھگڑھی چک ۶۸ ج-ب ضلع لائلپور

عالم دین پیدا کرنے والا ادارہ:۔ جامعہ احمدیہ

(از مکرم امین اللہ خاں سالک متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر)

دنیا میں کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ وہ اپنے مطمح نظر کی اشاعت نہ کرے۔ قوموں کی اجتماعی نفسیات کا یہی وہ اصل ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مضمر ہے۔

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير و يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر و اولٓئك هم المفلحون۔ (آل عمران رکوع ۱۱)

یعنی تم میں سے ایک ایسی امت ہونی چاہیئے۔ جو برے کاموں سے روکتی ہو۔ اور اچھے کاموں کی ترغیب دیتی ہو۔

اسلام کے پھیلانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے یہی طریق اختیار کیا۔ اور ایک امت کو بالخصوص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے مقرر فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دیکھا۔ کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رض اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب رض جیسے عالم دین فوت ہو رہے ہیں۔ تو آپ کے دل میں علماء پیدا کرنے کی تحریک ہوئی۔ اس لئے آپ نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ پہلے یہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ ملحق تھا۔ پھر جنوری ۱۹۱۱ء میں الگ کر دیا گیا۔ مدرسہ احمدیہ میں سات سال کا کورس ہوتا تھا۔ اور پرائمری پاس طلباء کو اس میں داخل کیا جاتا تھا۔ اس مدرسہ کے حضرت میر محمد اسحاق صاحب رض حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل (حال امیر جماعت احمدیہ قادیان) جیسے بزرگ ہیڈ ماسٹر رہے ہیں۔ کافی عرصہ تک حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس کے ناظم رہے۔

۱۹۱۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مدرسہ احمدیہ کے علمی معیار کو بلند کرنے کے لئے ہندوستان کے اسلامی مدارس کو دیکھنا ضروری سمجھا۔ اور آپ نے چند دوستوں کے ساتھ گردکل۔ لکھنؤ۔ کانپور۔ رام پور۔ امروہہ دہلی۔ دیوبند۔ سہارنپور کا سفر کیا۔ پھر آپ نے چاہا کہ مصر کے عربی مدارس کا بھی معائنہ کریں۔ اور اسی ۱۹۱۲ء میں آپ مصر تشریف لے گئے۔ تاکہ مدرسہ احمدیہ کے معیار تعلیم کو بلند فرمائیں لیکن پورٹ سعید جا کر آپ نے رویا میں دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ کہ آپ حج کو چلے جائیں۔ چنانچہ آپ مصر کے اندرونی شہروں میں جانے کا ارادہ ترک کر کے تشریف لے گئے۔ اور واپسی کے وقت بھی بعض مشکلات کے باعث آپ مصر نہ جا سکے۔ اور واپس قادیان تشریف لے آئے۔

ان سفروں کے کافی عرصہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ قائم کیا۔ اس میں مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء داخل کئے جاتے تھے۔ جامعہ احمدیہ کا کورس چار سال کا تھا۔ پہلے دو سالوں میں مولوی فاضل تک کا کورس پڑھایا جاتا تھا۔ اور دوسرے دو سالوں میں دیگر مذاہب کے متعلق تعلیم دے کر مبلغ بنایا جاتا تھا۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب اپریل ۱۹۳۹ء تک جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے۔ اس کے بعد صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے مئی ۱۹۳۹ء سے اپریل ۱۹۴۴ء تک پرنسپل رہے۔ مئی ۱۹۴۴ء سے اس وقت تک مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

چند سال پہلے مدرسہ احمدیہ کی چار جماعتیں کر دی گئی تھیں۔ اور مڈل پاس طلباء داخل کئے جاتے تھے۔ لیکن اب ۱۹۵۰ء سے مدرسہ احمدیہ کا جامعہ احمدیہ سے الحاق کر دیا گیا ہے۔ اور جامعہ احمدیہ کے چار سالوں میں مولوی فاضل کرایا جاتا ہے۔ اب جامعہ احمدیہ کے داخلے کا معیار میٹرک ہے۔ ان چار سالوں میں کورس کی کتابوں کے علاوہ اور بہت سی کتابیں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ جامعہ احمدیہ کی ایک لائبریری بھی ہے۔ جس میں تفسیر۔ فقہ۔ حدیث۔ صرف۔ ادب۔ کلام۔ منطق وغیرہ کافی علوم کے متعلق کتابیں ہیں۔ اس کے علاوہ کھیلوں کا بھی انتظام ہے۔

جامعہ احمدیہ میں تدریس کی کوئی فیس نہیں ہے۔ جامعہ کے ساتھ ہی ہوسٹل ہے۔ جس کے نگران چوہدری غلام حیدر صاحب بی۔اے بی۔ٹی ہیں۔ ہوسٹل کا اوسطاً ماہوار خرچ پچیس روپے ہے۔ مستحق طلباء کو وظائف بھی ملتے ہیں۔

حضور نے جس مقصد کے لئے یہ مدرسہ قائم کیا تھا۔ آج جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء اس عظیم الشان مقصد کو لے کر چاردانگ عالم امریکہ و افریقہ۔ یورپ و ایشیا وغیرہ براعظموں میں پھیلے ہوئے اس الہام کو پورا کر رہے ہیں۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" اور وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

احباب کرام! آپ بھی اپنے بچوں کو خدمت اسلام میں لگانے کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں اور ان کو [illegible] لوگوں میں سے بنائیں [illegible] خود بھی ثواب حاصل کریں۔

تحریک جدید کا چندہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنے والے مجاہدین

(فہرست نمبر ۷)

ذیل میں جو فہرست دی جا رہی ہے۔ یہ ان احباب کی ہے۔ جنہوں نے ۷ اپریل تک اپنا وعدہ سو فیصدی مرکز ربوہ میں داخل فرما دیا ہے۔

"یاد رکھو! خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو وہ اپنا ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا"

"مجاہدات بھی ہر زمانہ کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں تبلیغ اور نظام جماعت کی تکمیل کے مجاہدے زیادہ مقبول ہیں۔ اگر ہمارے سیکرٹری تن دہی سے کام کریں تو وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ فہرست حسب ذیل ہے

(وکیل المال تحریک جدید)

مظفر بیگم ہمشیرہ مرزا محمد یعقوب صاحب وقف زندگی 9/6

میاں شمس الدین صاحب بلاک الف ربوہ 4/-

چوہدری عمر الدین صاحب سیالکوٹ شہر 23/-

اہلیہ صاحبہ " " " 13/-

میاں غلام محمد صاحب صراف " 25/-

شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار " 260/-

خواجہ عبد الرحمٰن صاحب " " 140/-

حکیم نبی بخش صاحب " 15/-

سید امجد علی شاہ صاحب " 35/-

میاں اللہ دتہ صاحب نقیب " 8/-

استانی حمیدہ بیگم صاحبہ " 22/-

قریشی عبد الرحمٰن صاحب " 23/-

خواجہ نظام الدین صاحب " 6/1

اہلیہ صاحبہ " " 5/1

چوہدری محمد حسین صاحب " 10/6

اللہ رکھی اہلیہ محمد حسین صاحب " 7/12

رسول بی بی صاحبہ بہلول پور 25/8

چوہدری محمد قاسم صاحب ککھوہ باجوہ 14/-

غلام مصطفیٰ صاحب بٹ بدوملہی 18/-

صوفی محمد دین صاحب " 11/4

شیخ محمد شریف صاحب " 30/-

ماسٹر محمد روشن صاحب " 8/4

مولوی غلام رسول صاحب پنشنر " 6/4

چوہدری محمد بخش صاحب درگانوالی 5/-

" علی احمد صاحب " 5/8

" قائم الدین صاحب چہور 11/5

میاں اللہ دتا صاحب مرحوم مہدی پور 15/-

ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ 5/1

خادم علی صاحب کالا سوالہ 15/-

خلیفہ سراج الدین صاحب " 18/-

ملک غلام جیلانی صاحب بھاٹی گیٹ لاہور 4/-

عزیزہ بیگم اہلیہ شیخ عبد القادر صاحب سلطانپورہ 13/8

حاجی محمد اسمٰعیل صاحب دھرم پورہ 57/-

شیخ عبد الحمید صاحب اکونٹنٹ لاہور 122/-

صوبیدار غلام رسول صاحب 145/-

لاہور چھاؤنی

قریشی منظور احمد صاحب ٹائپسٹ لاہور 25/-

اہلیہ صاحبہ " " " 55/-

جناب سردار خان صاحب دفتر سٹیل " 45/-

ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب لاہور 250/-

چوہدری شریف احمد صاحب " 85/-

میر محمد صدیق صاحب مزنگ روڈ " 26/-

مرزا جان عالم بیگ صاحب شیخوپورہ 12/8

حکیم مختار احمد صاحب شاہدرہ 57/-

شیخ محمد انور صاحب موہلن والی 30/-

گلزار احمد صاحب پنڈی چری 8/-

میاں بلال احمد صاحب کالا خطائی 6/3

بابو غلام حیدر صاحب وزیر آباد 8/6

ماسٹر عنایت اللہ صاحب " 25/-

قریشی فتح محمد صاحب لائلپور 27/-

مستری محمد اسمٰعیل صاحب سمندری 5/4

نذیر احمد صاحب سرس پوری چک ۹۱ گنگاپور 20/-

محمد اسحاق صاحب " 30/-

چوہدری محمد حسین صاحب چک ۱۲۳ کھودالی 12/-

" سردار خان صاحب " 7/-

اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام احمد صاحب چک ۱۱۹ گ ب 3/-

والدہ صاحبہ " " " 15/-

سعید احمد پسر " " " 5/-

چوہدری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ چک ۲۳۰ 31/-

اہلیہ صاحبہ کلاں امداد علی خان صاحب " 11/-

چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب چک ۵۷ گرتار پور 5/6

عاشق محمد خان صاحب چک ۶۵ گ ب 26/-

رابعہ بشریٰ بیگم بنت ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب احمد نگر 5/10

میاں نور الدین صاحب چک ۸۸ سرگودھا 8/4

چوہدری جلال الدین صاحب چک ۲۷ ج 9/4

محمد عبد اللہ صاحب پٹواری جوکہ 40/-

چوہدری امین اللہ صاحب سلانوالی 15/-

اہلیہ صاحبہ اللہ داد خان صاحب گجرات 59/-

" " از خسر خود 10/8

" " آصف زمان صاحب 18/4

حافظ امام الدین صاحب گوٹھریالہ 16/-

علی محمد صاحب دلد عالم صاحب گوئیکی 8/2

ڈاکٹر عبد الرشید صاحب ڈنگہ 65/-

مولوی عمر الدین صاحب شادیوال 10/-

بی بی صاحبہ اہلیہ حاکم علی صاحب " 7/10

ملک برکت علی صاحب کنجاہ 17/-

چوہدری غلام محمد صاحب " 15/8

شاہ محمد صاحب پنڈی لالہ مرالہ 30/-

ڈاکٹر محمد الدین صاحب میرپور جہلم 230/-

" لفٹننٹ سراج الدین احمد صاحب میرپور 150/-

" ممتاز نبی صاحب پنڈ دادنخاں 28/-

چوہدری عبد الرحمٰن صاحب راولپنڈی 70/-

حمیدہ بیگم اہلیہ چوہدری ظہیر احمد صاحب 7/5

اہلیہ صاحبہ محمد امین صاحب راولپنڈی 10/-

قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی " 10/-

اہلیہ صاحبہ " " " 10/-

میاں رشید احمد صاحب " 51/-

خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ گوجر خان 64/-

مریم بانو اہلیہ " " " 18/-

ملک محبوب عالم صاحب محمودہ اٹک 10/-

چوہدری شمشیر علی صاحب نائب تحصیلدار معہ اہلیہ

و پسر۔ میانوالی 125/-

چوہدری محمد منصعت خان صاحب سٹیشن ماسٹر لیہ 25/-

" فضل الرحمٰن صاحب لیہ 85/-

میاں یار محمد صاحب مردان 8/-

سید منیر صاحب سب پوسٹ ماسٹر چکدرہ 4/4

ماسٹر عبد الحق صاحب ناصر منٹگمری 4/-

" حاکم علی صاحب اوکاڑہ 30/-

میاں دین محمد صاحب بٹالوی اوکاڑہ 32/-

سید حبیب الرحمٰن صاحب حویلی لکھا 14/-

شیخ محمد صاحب مدرس برج محبت شاہ 9/-

قاضی رشید احمد صاحب چک ۱۳۷ 19/-

ملک عبد الرحمٰن صاحب لودھراں 11/12

" فیض بخش صاحب لودھراں 8/9

" غلام رسول صاحب " 9/8

" عزیز احمد صاحب " 12/4

" محمد علی صاحب " 6/-

چوہدری شریف احمد صاحب خانیوال 5/4

ملک محمد دین صاحب کبیر والا 35/-

مولوی محمد علی صاحب چک ۵ ای بی 17/-

" محمد رمضان صاحب " 17/-

چوہدری بہاول بخش صاحب " 12/-

مستری احمد دین صاحب ڈیہاڑی منڈی 54/-

چوہدری فضل احمد صاحب چک مخدوم رشید 4/4

حیدر بی بی صاحبہ اہلیہ " " 15/-

چوہدری غلام اللہ صاحب کراچی 160/-

رحمت اللہ صاحب بٹ " 150/-

شیخ غلام حسین صاحب " 30/-

اہلیہ صاحبہ صغریٰ بیگم قدسیہ " 44/-

امۃ الرحمٰن مرحومہ بنت " 26/-

سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی 10/-

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری " 26/-

ناصر احمد صاحب ناگپوری " 24/-

سید محمد اشرف صاحب " 100/-

رشید احمد صاحب قریشی " 85/-

سعیدہ اہلیہ ابو الفضل صاحب " 5/-

سال ۶ تا ۱۹ ادا کر دیا ہے۔

خورشیدہ اہلیہ محمد انور صاحب کراچی 25/-

آمنہ کرامت اللہ صاحب " 100/-

سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ " 7/-

صوفی محمد رفیع صاحب سکھر 146/-

قریشی عبد الرحمٰن صاحب " 18/-

میر حمید اللہ صاحب " 58/-

عبد اللطیف صاحب ریلوے " 105/-

میاں عزیز الدین صاحب کرنڈی 31/4

چوہدری شریف احمد صاحب ڈگری 45/-

لطیف احمد صاحب ظفر اسٹیٹ 6/8

اہلیہ صاحبہ " " 5/8

سید موسیٰ رضا صاحب بوگرا 10/-

بیگم صاحبہ " " 5/-

عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ گولڈ کوسٹ 24/2

سید لال شاہ صاحب آنبہ شیخوپورہ 4/4

" منجانب والدہ صاحبہ 12/1

" منجانب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم 12/1

محمد سعید صاحب نمبردار بقاپور گوجرانوالہ 5/8

چوہدری محمد عبد اللہ صاحب سوہاوہ ڈھلواں 15/8

تحریک جدید کے مجاہد پوری کوشش فرمادیں کہ ان کے وعدے ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورے ہو جائیں یا ان کا اکثر حصہ ادا ہو جائے۔

✱ آپ نے اپنے وعدے سے ۲۰ روپیہ اضافہ کر کے یہ رقم ادا فرمائی جزاکم اللہ۔ آپ لاہور میں صرف تین کپڑوں میں اجمیر سے تشریف لائے اور پاس کچھ نہ تھا۔ کسی دوست سے قرض لے کر ٹائپ رائٹر لیا اور کام شروع کیا۔ گذشتہ سال آپ نے حضور ایدہ اللہ کے خطبات پڑھ کر تحریک جدید کے سال ۱۴ سال ۱۵ سال ۱۶ اور سال ۱۷ کا وعدہ اسی رقم کا اپنی اور اپنی بیوی کی طرف سے کیا۔ جو آپ اجمیر میں دیتے رہے تھے اور ہر سال اضافہ کر کے اٹھارھویں سال ۱۳۰/- کا وعدہ کیا۔ آپ چودھویں سال کی رقم بھی ادا کر چکے ہیں۔ اب اٹھارھویں سال کا ادا کیا ہے۔ باقی تین سالوں کا بھی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ دوست جو کچھ عرصہ سے شامل نہیں۔ وہ بھی اب اٹھارھویں سال میں شامل ہوں اور اس مثال سے فائدہ اٹھائیں "دنیا میں مجبوریاں ہر ایک کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر ایک شخص پیچھے ہٹ جائے اور دوسرا انہیں حالات میں سے گذرتے ہوئے ثابت کر دے کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ ہم مشکلات کی وجہ سے مجبور ہیں۔ انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ ایسی حالات میں سے گذرتے ہوئے دوسروں نے قربانی کی اور وہ کامیاب ہوئے"

موصیوں کے پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان اگر اس اعلان کو پڑھیں۔ تو دفتر ہذا کو اپنے پتہ جات سے اطلاع دیں۔ اور اگر ان کا کوئی واقف یا رشتہ دار اس اعلان کو پڑھے تو وہی مہربانی کر کے ان کے پتہ جات سے دفتر وصیت کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

(۱) سید محمد فاضل ولد سید ولایت شاہ صاحب پنجوڑیاں ضلع گجرات وصیت ۹۹۶ء (۲) چودھری پیر محمد صاحب ولد چودھری کریم بخش صاحب کھاگوپٹی ضلع سیالکوٹ وصیت ۳۵۳۳ (۳) چودھری نذیر احمد خاں صاحب ولد چودھری قائم خاں صاحب شکار راجپوتاں ضلع گورداسپور وصیت ۵۸۰ (۴) محمد ابراہیم صاحب ولد محمد یوسف صاحب بلوچ سکنہ حاجی مہر علی خاں سندھ وصیت ۶۰۲۹ (۵) محمد مسعود ولد میاں فتح محمد صاحب سکنہ نوال پنڈ ضلع جالندھر وصیت ۶۲۰۰ (۶) لطیف احمد صاحب ولد الطاف حسین صاحب دہلی وصیت ۶۲۰۸ (۷) شیخ ارشاد حسین صاحب ولد شیخ خورشید عالم صاحب چونیاں ضلع لاہور وصیت ۶۲۳۶ (۸) غلام محمد صاحب ولد چودھری میراں بخش صاحب جنگل شاہ بخت جمال ضلع گورداسپور وصیت ۲۹۶۴ (۹) چودھری نذیر احمد صاحب ولد چودھری برکت علی صاحب تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور (۱۰) منشی شیر علی صاحب ولد چودھری پیر بخش صاحب دار الفضل قادیان (۱۱) خواجہ محمد انور صاحب ولد میاں شیر محمد صاحب گورداسپور (۱۲) چودھری ضیاء الدین ولد چودھری سعد الدین صاحب کھاریاں ضلع گجرات (۱۳) سید ناصر الدین صاحب ولد سید ارتضا علی صاحب لکھنؤ (۱۴) مرزا غلام مصطفےٰ صاحب ولد مرزا محمد ابراہیم صاحب دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور۔ (۱۵) شیخ فضل حق صاحب ولد شیخ عبد الحق صاحب مرحوم دار البرکات قادیان۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا کی منسوخی

حسب ذیل وصایا منسوخ کر دی گئی ہیں۔ حسب فیصلہ ان سے کوئی چندہ نہ لیا جائے۔ اور نہ کوئی عہدہ دیا جائے۔ جب تک توبہ نہ کریں:-

(۱) الطاف علی صاحب مشرقی بنگال وصیت ۸۶۳۴ بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ
(۲) حاکم علی صاحب کلرک ربوہ " ۱۰۱۲۸ " " " " "
(۳) عبد الغنی صاحب مشرقی بنگال " ۸۶۶۱ " " " " "
(۴) غلام رسول صاحب رڈے کے ضلع سیالکوٹ وصیت ۹۴۷۷ " " " " "
(۵) رحمت اللہ صاحب چک ۹۷ ضلع لائلپور وصیت ۶۰۳۱ " " " "
(۶) سید عباس علی شاہ صاحب ڈیرہ غازیخاں " ۳۹۴۸ " " " "
(۷) عبد المنان صاحب چشتی سرگودھا حال میرپور (سندھ) وصیت ۹۸۶۳ بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ
(۸) مرزا بشیر احمد بیگ صاحب قصور وصیت ۴۸۷۹ " " " " "
(۹) فیض محمد صاحب نورالائی " ۷۵۰۴ " " " " "
(۱۰) شیخ محمد یوسف صاحب لاہور " ۱۳۴۷ " " " " "
(۱۱) ملک نواب خاں صاحب لاہور " ۱۰۱۸۴ " " " " "
(۱۲) ماسٹر محمود خاں صاحب منٹگمری " ۳۴۳۴ " " " " "
(۱۳) فتح محمد صاحب کلیان پور ضلع لائلپور " ۲۰۲۷ " " " " "
(۱۴) مرزا محمد دین صاحب درویش وصیت ۱۰۷۲۳ " " " " "
(۱۵) خوشی محمد صاحب چک ۱۰۲/۶R بہاولپور " ۷۹۰۴ " " " " "
(۱۶) نظام دین صاحب شاہدرہ وصیت ۱۷۷۴ " " " " "
(۱۷) محمد عبد اللہ صاحب ملکے سرگودھا وصیت ۸۹۲۹
(۱۸) اللہ رکھا صاحب بسے ضلع سیالکوٹ " ۶۹۶۶ " " " "
(۱۹) محمد شفیع صاحب واقف زندگی " ۵۸۹۶ " " " "
(۲۰) شیخ عبد اللطیف صاحب " " ۶۶۶۱ " " " "
(۲۱) فیض احمد صاحب وصیت ۱۲۷۷۵ ان کی اپنی درخواست پر ان سے چندہ لینا منع نہیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

قابل توجہ موصی صاحبان

۵۰-۱۹۴۹ء کا حساب موصیوں کو بھجوایا جا رہا ہے۔ جن کے ذمہ ۶ ماہ سے زیادہ کا بقایا ہو وہ جلد سے جلد بقایا ارسال فرما دیں۔ کیونکہ قاعدہ ۵۰۹/ب میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جن موصیوں کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ بقایا ہو۔ ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں۔ ہاں اپنی معذوری ظاہر کر کے بقایا کی ادائیگی کی مہلت معینہ مدت کی لے سکتے ہیں۔ یا قسط مقرر کر کے اطلاع دے سکتے ہیں اس صورت میں قسط باقاعدہ بھیجنی ہو گی۔ قسط کے علاوہ ماہوار چندہ باقاعدہ بھیجنا ہو گا۔ جو شخص مہلت لے کر قسط باقاعدہ ادا نہ کرے گا۔ اس کی وصیت بھی منسوخ کر دی جائے گی۔ کیونکہ اس نے یہ دوسرا عہد کر کے پورا نہ کیا ہو گا۔ اب بھی دوست توجہ نہ فرمائیں گے۔ تو وہ خود ذمہ دار ہوں گے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

میں تقریباً ۴ ماہ سے مرض بواسیر میں مبتلا ہوں اور ۸ یوم سے سخت تکلیف میں ہوں۔ احباب میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے جلد صحت عطا فرما دے آمین

محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ

۲۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب بی ایس سی اور ان کے لڑکے چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے کانجی انسپکٹر مقدمہ قتل میں ماخوذ ہیں۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار ہدایت اللہ عفی اللہ عنہ لائلپور)

۳۔ عاجز کے بچہ عزیزم عبد الرشید کو اب آرام ہے۔ صرف کمزوری باقی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ اُسے مکمل صحت عطا فرما دیں اور اسلام کا بہترین خادم بنائے۔ آمین

(عبد اللطیف جیڑانوالہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۰ راپریل کو شیخ مسعود احمد رشید صاحب سپرنٹنڈنگ انجینیئر انہار کی دختر مسعودہ رشید صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء کے موقع پر چوہدری منصور احمد صاحب ولد چوہدری کرامت اللہ صاحب سے ہوا تھا اس موقعہ پر کم و بیش ۲۰۰ اصحاب مدعو تھے جن میں جماعت احمدیہ کے متعدد احباب کے علاوہ سید علی حسین شاہ صاحب گردیزی وزیر ترقیات پنجاب بھی شامل تھے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

تبادلہ

ہمارے ایک مخلص بھائی چوہدری محمد سلیمان خانصاحب A.S.I انچارج وائرلیس یہاں سے تبدیل ہو کر ملتان جا رہے ہیں۔ ان کے اعزاز میں الوداعی دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں جماعت اور خدام الاحمدیہ کے عہدہ داروں نے شمولیت کی اور اپنی دعاؤں کے ساتھ چوہدری صاحب موصوف کو الوداع کیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

(خاکسار عبد الحق ناصر منٹگمری)

بھارتی حکومت سے دستاویزات حاصل کرنے کیلئے

پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ جالندھر سے رجوع کریں۔!

لاہور ۲۵ اپریل:۔ پاک و ہند کی دونوں حکومتوں کے مابین ایک معاہدہ کی رو سے مشرقی پنجاب کے مہاجرین کو پنشن سرٹیفکیٹ انتخاب رجسٹریشن کرنے اور وراثت کی دستاویزات یا ایسی دستاویزات جو عدالتوں وغیرہ میں پیش کی گئی ہوں۔ یا عدالتوں میں مقدمے دائر ہونے کی صورت میں جو احکام صادر ہوئے ہوں ان سب کی نقول ہندوستان میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ جالندھر کی معرفت بذریعہ درخواست حاصل کر سکتے ہیں۔

ایسے معاملات میں ڈپٹی ہائی کمشنر کے لئے صحیح طریق کار یہ ہے۔ کہ وہ ہند پنجاب کے مختلف حکام کو مطلوبہ نقول کے لئے لکھیں۔ اور متعلقہ حکام کی جانب سے ایسی دستاویزات کی اُجرت نقل فیس وغیرہ کا مطالبہ کرنے پر درخواست دہندگان کیلئے ضروری ہو گا۔ کہ وہ ڈپٹی ہائی کمشنر جالندھر کے دفتر میں زرِ فیس ارسال کریں ایسی مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ جن میں درخواست کنندگان کورٹ فیس ایکٹ کے تحت پاکستان کی مختلف عدالتوں اور دیگر دفاتر میں مروجہ دستور کے مطابق اپنی درخواستوں پر کورٹ فیس کی ٹکٹیں چسپاں کر دیں۔ واضح رہے کہ ڈپٹی ہائی کمشنر کے پاس بھیجے جانے والی اس قسم کی درخواستوں کے بارے میں ایسی ٹکٹوں کی ضرورت نہیں۔

ٹوکیو میں روسی مشن

ٹوکیو ۲۰ اپریل: سرکاری طور پر اگلے سوموار سے جاپان اپنی خود مختاری حاصل کرے گا۔ کیونکہ معاہدہ صلح کی توثیق ہو چکی ہے۔ سب سے حل طلب مسئلہ یہ بنا ہوا ہے۔ کہ ٹوکیو میں روسی مشن کی پوزیشن کیا ہو گی؟

اُن کی نئی حیثیت کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے، لیکن معلوم ہوا ہے کہ تاس ایجنسی کا جو نامہ نگار اتحادی طاقتوں کی سپریم کونسل کے ساتھ تھا۔ اُسے جاپان کا دفتر خارجہ منظور نہیں کرے گا۔ کیونکہ روس میں کوئی جاپانی اخباری نمائندہ موجود نہیں ہے۔

روسی سفارتی نمائندے بھی اتحادیوں کی کونسل کے ساتھ مقرر تھے۔ اب کونسل کے آخری اجلاس کے بعد اُن کی سرکاری حیثیت کچھ بھی نہیں (اسٹار)

پنجاب کی چنے کی فصل

لاہور ۲۵ اپریل۔ پنجاب میں چنے کی فصل بابت سال ۱۹۵۱-۱۹۵۲ء کے دوسرے اندازے کے مطابق فروری ۱۹۵۲ء کے آخر تک اس فصل کے زیر کاشت کل رقبہ کا تخمینہ ۱۷۲۲۸۰۰ ایکڑ تھا جو سال ماسبق کے اندازے اور اصل رقبے کے مقابلے میں علی الترتیب تین اعشاریہ چھ فیصد اور دو آٹھ اعشاریہ پانچ فی صد کم ہے جنوری اور فروری ۱۹۵۲ء کے مہینوں میں معمولی بارش ہونے سے کھڑی فصل کی حالت بہتر ہو گئی۔ اور فصل مذکورہ عام طور سے معمول کے مطابق بتائی جاتی ہے۔

پنجاب کی فصل جو بابت سال ۱۹۵۲-۱۹۵۳ء کے دوسرے اندازے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس فصل کا تخمینہ شدہ رقبہ ۲۵۴۱۰۰ ایکڑ ہے جو سال ماسبق کے اندازے کی نسبت گیارہ اعشاریہ چھ فیصد کم لیکن پچھلے سال کے اصل رقبے کی نسبت نو فیصد زیادہ ہے جنوری اور فروری ۱۹۵۲ء کے مہینوں میں کہیں کہیں ہلکی اور متوسط درجہ کی بارشیں ہونے سے فصل کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ مزید بتایا جاتا ہے کہ فصل عام طور سے معمول کے مطابق ہے۔

دہلی میں عالمی مرکز اطلاعات

نئی دہلی ۲۵ اپریل:۔ بھارتی فارن ریلیشنز ایسوسی ایشن کی طرف سے نئی دہلی میں عنقریب ایک بین الاقوامی مرکز اطلاعات قائم کیا جا رہا ہے گا۔ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ اس مرکز کے شروع کرنے کے لئے حکومت ہند دہلی میں تمام غیر ملکی سفارت خانوں سے امداد طلب کی جا رہی ہے۔

اس مرکز کا مقصد یہ ہے۔ کہ بھارتی عوام دنیا کے ہر ملک کے متعلق جو مجلسی ثقافتی اور اقتصادی زندگی کی اطلاعات بآسانی حاصل کر سکیں۔

مرکز میں ایک لائبریری بھی ہو گی جس میں تمام سفارت خانوں سے حاصل کردہ اطلاعات موجود ہوں گی۔ عنقریب ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک فارن ریلیشنز جرنل جاری کرنے پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

حکومت مصر کی طرف سے

رسول اکرم صلعم کے روضۂ اقدس کی مرمت

قاہرہ ۲۵ اپریل۔ مصری محکمہ تعمیرات کے ڈائرکٹر احمد شاذلی عنقریب سعودی عرب جانے والے ہیں۔ جہاں آپ رسول اکرمؐ کے روضۂ اقدس کی مرمت کے متعلق سعودی حکام کے ساتھ ایک سکیم پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ اس کا اعلان وزیر تعمیرات عامہ نجیب ابراہیم پاشا نے کیا ہے۔ وزیر مذکور نے یہ بھی بتایا۔ کہ اسوان کے مقام پر بجلی کے پروجیکٹ کی تعمیر بھی جلد شروع کر دی جائیگی۔ حکومت اس سکیم کا مطالعہ کر رہی ہے۔ تاکہ تمام ملک میں برقی قوت پہنچائی جاسکے شاکر پاشا نے ان اطلاعات کی تردید کی۔ کہ حکومت مصر آبپاشی کے منصوبوں کے لئے بین الاقوامی قرض حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ (اسٹار)

تنازعہ مصر کے سلسلے میں برطانیہ کی نئی تجاویز

لنڈن ۲۵ اپریل۔ عمرو پاشا نے گذشتہ شب مسٹر انتھونی ایڈن سر رالف سٹیونسن اور سر رابرٹ سن کے اعزاز میں مصری سفارت خانے میں عشائیہ کی دعوت دی۔ برطانوی دفتر خارجہ کے دو اعلیٰ افسر بھی جو اینگلو مصری معاملات سے متعلق تھے کھانے میں شریک ہوئے۔

بعض مبصرین کا خیال ہے کہ اس ڈنر کے بعد جلد ہی شاید ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر سوڈان پر مصری حکومت کے مطالبہ کے سلسلے میں چند نئی برطانوی تجاویز مصر روانہ کر دی جائیں۔ تاہم سرکاری حلقے ابھی تک بہت محتاط ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اینگلو مصری اختلافات کو دور کرنے کے لئے رسمی بات چیت شروع کرنے کی غرض سے سوڈان کے لئے کسی نہ کسی فارمولے کی اشد ضرورت ہے۔ مگر اس سلسلے میں سوڈان کے اس حق کو بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیئے کہ وہ اپنے قومی عزائم کے مطابق خود اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ سر رالف سٹیونسن کو قاہرہ واپس بھیج کر مصر کے ساتھ مشرق وسطےٰ کی دفاع کی بابت بات چیت دوبارہ جاری کرنے کی خواہشمند ہے۔ (اسٹار)

نیویارک میں پاکستانی مصنوعات

نیویارک ۲۵ اپریل۔ بین الاقوامی دفتر تجارت کے تعاون سے امریکہ کے محکمہ تجارت کی عمارت کی کھڑکیوں میں پاکستانی مصنوعات کی نمائش کی گئی ہے پاکستان کے قونصل خانہ کے ایک نوجوان آرٹسٹ نے دو کھڑکیوں میں سامان کی نمائش کا ڈیزائن تیار کیا ہے جن میں مصنوعات اور خام مال بھی شامل ہے۔ خام پٹ سن۔ پاکستان کا بنا ہوا کرنچ خام روئی۔ چائے اور سوتی کپڑے وغیرہ رکھے گئے ہیں۔

دستکاری کے نمونوں میں شوخ رنگ ہاتھ سے بنے ہوئے پارچات۔ امبرائڈری والا ریشم۔ ململ لکڑی کا کام تانبے اور پیتل کے حروف۔ سنہری کام والی چپلیاں۔ ٹوپیاں ہینڈ بیگ۔ نہایت باریک نقرئی کام۔ ہڈی اور ہاتھی دانت میں کھدائی کا کام وغیرہ بھی اس نمائش میں شامل ہے۔

یہ واضح کیا گیا ہے کہ اس قسم کا کام کسی حد تک چھوٹے چھوٹے کارخانوں میں کیا گیا مگر زیادہ تر کام دیہات کے کسانوں نے دن بھر کھیتوں میں کام کرنے کے بعد کیا ہوا ہے۔ ان کاموں کے لئے نہایت سادہ آلات استعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر دستکاری نہایت قدیم ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتی ہے۔ (اسٹار)

حیدرآباد (سندھ) ۲۵ اپریل۔ حیدرآباد میں شہری دفاع کے افسر مسٹر غلام علی خان کو صوبہ سندھ سے حکومت پاکستان نے لنڈن میں جا کر شہری دفاع کی تربیت حاصل کرنے کے لئے منتخب کیا ہے۔ آئندہ ماہ کے شروع میں آپ لنڈن روانہ ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

انقرہ میں سائنس کانفرنس

نیویارک ۲۵ اپریل۔ ۲۵ سے ۲۹ اپریل تک انقرہ میں ۱۵ ممالک کے ۲۷ سائنسدانوں کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مختلف علاقوں کے بحری مسائل اور زیر زمین پانی کے معاملات پر غور کیا جائے گا۔ اس کانفرنس کا اہتمام اقوام متحدہ کے سائنسی اور ثقافتی ادارے اور حکومت ترکی نے مشترکہ طور پر کیا ہے

زیر بحث آنیوالے مضامین میں زمین کے نیچے والے پانی کے بنیادی عناصر اور اعداد و شمار ہائیڈرولوجی اور زیر زمین پانی پر اس کا اثر مقامی حالات کے مطابق ڈرلنگ وغیرہ کرنا اور زیر زمین پانی اور دیگر سائنسوں کے تعلقات وغیرہ شامل ہیں۔

شرکت کرنے والے سائنسدان الجیریا آسٹریلیا مصر۔ فرانس۔ بھارت۔ اسرائیل۔ جاپان میکسیکو۔ مراکش۔ پاکستان۔ شام۔ ترکی۔ جنوبی افریقہ۔ برطانیہ اور امریکہ سے آ رہے ہیں۔

گنے سے کاغذ تیار کیا جائیگا

لنڈن ۲۵ اپریل۔ آئندہ ماہ اٹلی میں منعقد ہونیوالی زراعتی صنعتی کانفرنس میں بارباڈوس کے مندوب ا۔ ڈی۔ سیل نے لنڈن سے گذرتے ہوئے انکشاف کیا کہ بارباڈوس میں بھی عنقریب کاغذ تیار ہونے لگے گا۔ کاغذ گنے سے بنایا جائیگا۔

انہوں نے بتایا کہ سان یا دو میں کاغذ کے پہلے کارخانے کی تعمیر شروع ہو رہی ہے۔ اس سال کے اندر اندر بارباڈوس کاغذ کیلئے خود کفیل ہو جائیگا۔ اور ہر قسم کا کاغذ برآمد کیا جائیگا۔